ہفتہ وار رسالہ: 226
WEEKLY BOOKLET: 226

فیضانِ حضرتِ
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

صفحات 17

پہلا مُہاجر بچہ	01
رزق میں برکت اور غم دور کرنے کا وظیفہ	08
چھت سے سانپ گر پڑا	05
شہادت کا واقعہ	16

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے** جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابو یعلی، 3/95، حدیث:2951)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پہلا مُہاجِر بچّہ

اللہ پاک کے رحمت والے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب مکۂ پاک سے ہجرت فرما کر مدینۂ پاک تشریف لائے تو شوّالُ المُکَرَّم کے پُر بہار مہینے میں مہاجرین صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے ہاں مقامِ قُبا پر ایک پیارے سے بچے کی ولادت ہوئی، بچے کی والدہ محترمہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر اپنے چاند جیسے شہزادے کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک گود میں ڈال دیا، اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھجور منگوائی اور اِسے اپنے مبارک منہ سے چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیا، یوں اُس خوش نصیب بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے جو بابرکت غِذا گئی وہ دو جہاں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک لعاب شریف اور کھجور تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُن پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور بچے کے لئے دُعائے

www.dawateislami.net

برکت فرمائی، یہ خوش نصیب بچہ مدینۂ پاک میں مسلمانوں میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ تھا جس کی پیدائش سے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بہت زیادہ خوشی ہوئی کیونکہ یہودی کہا کرتے تھے کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر دیا ہے، اِن کے ہاں اَولاد نہیں ہوگی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب مہاجرین صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان مدینۂ پاک تشریف لاکر یہاں رہنے لگے اور اُن کے ہاں اَولاد نہ ہوئی تو یہودی بولے: ہم نے اِن پر جادو کر دیا ہے یہاں تک کہ لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی تو سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما کی وِلادت ہوئی ان کی ولادت پر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے اِتنی زور سے نعرۂ تکبیر لگایا کہ پورا مدینہ اللہ اکبر کے نعرے سے گونج اُٹھا، اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہُ عنہ (جو اُس بچے کے نانا جان تھے) کو حکم اِرشاد فرمایا کہ اِن کے کان میں اَذان دو اور پھر خود اِس سعادت مند بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(زرقانی علی المواہب، 2/356، سیر اعلام النبلاء، 4/461، مستدرک، 4/709، حدیث: 6386)

میں خود نام رکھوں گا

ترمذی شریف میں ہے: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ زبیر رضی اللہُ عنہ کے گھر میں چراغ دیکھا تو حضرتِ بی بی عائشہ رضی اللہُ عنہا سے اِرشاد فرمایا: لگتا ہے کہ اسما (رضی اللہُ عنہا) کے گھر وِلادت ہوئی ہے لہٰذا تم اُس بچے کا نام نہ رکھنا، میں خود اُس کا نام رکھوں گا پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کا نام عبداللہ رکھا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے گھٹّی عطا فرمائی۔ (ترمذی، 5/449، حدیث: 3852)

نانا جان کے نام پر نام اور کنیت

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میرا نام عبداللہ اور کنیت ابوبکر میرے

www.dawateislami.net

ناناجان کے نام اور کنیت پر رکھی گئی۔ البتہ آپ کی ایک کنیت ابو خُبَیب بھی ہے۔(مستدرک، 4/709، حدیث:6385) آپ کے والدِ محترم حضرتِ زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ تم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مُشابہ (یعنی مِلتے جُلتے) ہو۔

(الاصابہ، 4/81)

عالی شان گھرانہ

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی عظمت و شان کے کیا کہنے، آپ کا خاندان بڑا عالی شان ہے، آپ کے والدِ محترم ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام میں سے ایک ہیں جن کو مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک زبان سے دُنیا میں ہی جنّت کی خوشخبری عطا ہوئی تھی یعنی آپ عشرۂ مُبَشَّرہ میں سے ہیں۔ آپ کی امی جان حضرتِ بی بی اسما رضی اللہ عنہا بھی بڑی شان والی ہیں کیونکہ وہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شہزادی اور مُسلمانوں کی امّی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

اہلِ بیتِ اطہار کی زبانی شانِ حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

ایک مرتبہ حضرتِ عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما کے پاس حضرتِ عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما کا ذکرِ خیر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”حضرتِ عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما اِسلام میں پاکیزہ زندگی کے مالک اور قرآنِ کریم کے قاری ہیں۔ آپ کے والد حضرتِ زُبیر رضی اللہ عنہ، والدہ حضرتِ بی بی اَسماء رضی اللہ عنہا، ناناجان اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھوپھی جان اُمُّ المؤمنین حضرتِ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا، دادی حضرتِ بی بی صَفِیَّہ رضی اللہ عنہا اور خالہ جان اُمُّ المؤمنین حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اللہ ربُّ العِزّت

www.dawateislami.net

کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خالہ جان کی بھانجے سے کنیت

مُسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ طیِّبہ طاہِرہ عابِدہ عفیفہ رضی اللہُ عنہا کی کنیت ”اُمِّ عبداللہ“ ہے اِس کا سبب یہ ہے کہ آپ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کنیت رکھنے کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اپنے بھانجے (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما) سے اپنی کنیت رکھ لو۔ ایک اور روایت میں ہے آپ رضی اللہُ عنہا جب اپنی بہن کے ننھے مُنّے شہزادے حضرتِ عبداللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِن کے منہ میں اپنا لُعاب شریف ڈال کر فرمایا: یہ عبداللہ ہے اور تم اُمِّ عبداللہ۔

(مدارج النبوت، 2/468)

اے عاشقانِ رسول! اِن روایات کے علاوہ اور احادیثِ مبارکہ بھی ہیں جن سے یہ پتا چلتا ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان اپنے نومولود (یعنی پیدا ائشی) بچوں کو سب سے پہلے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں حُصولِ برکت کے لئے لاتے، گُھٹّی دِلواتے اور دُعائے برکت کی درخواست کرتے تھے کیونکہ جب اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک نظر پڑ جائے گی تو بچے کے سوئے بخت جاگ جائیں گے اور رحمتِ خداوندی کا نُزول ہوتا رہے گا۔ کاش! غمخوار و غمگسار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم غلاموں پر بھی اپنی نظرِ عنایت فرمادیں، ہماری سوئی قِسمت بھی جگادیں، ہمارے ویران

دِلوں پر بھی ایک چشمِ کرم فرمادیں تو دِل سے گناہوں کی ساری کالک دور ہو کر دِل عشقِ نبی سے نورٌ علٰی نور ہو جائے گا۔ اِن شاءَ اللہ الکریم

شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کرتے ہیں:

تمہاری ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے پڑے ہوئے تو سرِ راہ گزار ہم بھی ہیں
نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں لئے ہوئے یہ دِلِ بے قرار ہم بھی ہیں

(ذوقِ نعت، ص188)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نماز میں یکسوئی

صحابیِ رسول حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما اِنتہائی خُشُوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ قریب ہی آپ کا ننھا منّا پیارا سا بچّہ موجود تھا، اَچانک چھت سے ایک سانپ بچے کے قریب گر پڑا۔ لوگوں نے ”سانپ سانپ“ کہہ کر شور مچایا اور آخر کار اُسے مار دیا۔ اِتنا کچھ ہونے کے باوجود آپ رضی اللہُ عنہ اِسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/464)

سبحانَ اللہ! نماز میں اِس قدر خشوع و خضوع آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ جب سجدے میں جاتے تو اِتنا لمبا سجدہ فرماتے کہ چڑیاں آپ کی پیٹھ مبارک کو ٹوٹی ہوئی دیوار کا حصّہ سمجھ کر اُس پر بیٹھ جاتی تھیں۔ (موسوعہ ابنِ ابی الدنیا، 1/341، حدیث:467)

مِنْجَنِیق پتّھر برساتی مگر نماز میں فرق نہ پڑتا

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت ابنِ ابو مُلَیکہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: مجھے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما کی خوبیاں بیان کرو تو آپ نے عرض کیا: خدا کی قسم!

میں نے ایسا کوئی جسم نہیں دیکھا جیسا حضرت عبد اللّٰہ بن زبیر رضی اللّٰہ عنہما کا جسم تھا، ایک دن وہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے کہ مِنْجَنِیْق (جو کہ توپ کی طرح ایک آلہ ہوتا تھا جس سے بڑے بڑے پتھر پھینکے جاتے تھے) سے چلا ہوا ایک پتھر اُن کی داڑھی اور سینے کے درمیان سے گزرا، خدا کی قسم! اُن کی آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا، اُن کی قراءَت میں بھی کوئی فرق نہ آیا اور نہ ہی رُکوع میں کوئی فرق آیا جس طرح وہ رُکوع کرتے تھے۔

(دین ودنیا کی انوکھی باتیں، 1/499)

جیسے کوئی لکڑی ہو

حضرت عبد اللّٰہ بن زُبیر رضی اللّٰہ عنہما نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا جیسے کوئی لکڑی ہے اور (آپ کے اس انداز کو دیکھ کر) کہا جاتا تھا کہ نماز میں خشوع ایسا ہوتا ہے۔(سنن کبریٰ، 2/ 398، حدیث: 3522) حضرتِ عمرو بن دِینار رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صحابی ابنِ صحابی، حضرت عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رضی اللّٰہُ عنہما سے زیادہ اچھے انداز سے نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا اور حضرتِ عَطار رحمۃُ اللّٰہِ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللّٰہ بن زُبیر رضی اللّٰہ عنہما نماز پڑھتے تو یوں لگتا کہ وہ اُبھری ہوئی کوئی چیز ہے جو حرکت نہیں کر رہی۔

(صفۃ الصفوۃ، 1/ 388، مصنف عبد الرزاق، 2/ 172، حدیث: 3312)

بے مثال سخی، نمازی

حضرت ابنِ اَبی مُلَیکہ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ”تمہارے دِل میں حضرت عبد اللّٰہ بن زُبیر رضی اللّٰہ عنہما کی اِتنی زیادہ محبت کی کیا وجہ ہے؟“ میں نے عرض کی: اگر آپ اُنہیں دیکھ لیتے تو اُن کی طرح اللّٰہ پاک سے مُناجات کرنے والا، اُن کی طرح نماز پڑھنے والا، اللّٰہ پاک کی ذات کے بارے میں

اِس قدر مضبوط اوراُن سے زیادہ سخی کسی کو نہ پاتے۔(مستدرک، 4/711، حدیث:6392)

خُشوع کی تعریف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز میں اللہ پاک کی عظمت پیشِ نظر ہو، دُنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو، نماز میں دِل لگا ہوا ہو اور سکون سے کھڑا رہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھے، اپنے جسم اور کپڑوں کے ساتھ نہ کھیلے اور کوئی عَبَث و بے کار کام نہ کرے۔ یہ نماز کا خشوع ہے۔ (تفسیر کبیر، 8/256 ماخوذا، مدارک، ص 751، صاوی، 4/1356)

نَماز میں "خُشوع" مستحب ہے

علامہ بَدْرُ الدّین عینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نماز میں خشوع مستحب ہے۔(عمدۃ القاری، 4/391، تحت الحدیث: 741) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نماز کا کمال، نماز کا نور، نماز کی خوبی فہم و تدبر و حضورِ قلب (یعنی خشوع) پر ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 6/205) مطلب یہ کہ اعلیٰ درجے کی نماز وہ ہے جو خشوع کے ساتھ ادا کی جائے۔

رِزق میں برکت اور غم دُور کرنے کا بہترین وظیفہ

حضرتِ اِمام برہان الدین ابراہیم زَرنوجی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا اور علمِ دین حاصل کرنے میں لگے رہنا فکر و غم کو دُور کر دیتا ہے۔ اور روزی میں برکت کا مضبوط ترین ذریعہ یہ ہے کہ انسان نماز کو خشوع و خضوع، تَعدیلِ اَرکان (یعنی ارکانِ نماز ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے) کا لحاظ کرتے ہوئے اور تمام واجبات اور سُنَن و آداب کی پوری طرح رعایت کرتے ہوئے ادا کرے۔(راہِ علم، ص 87-92)

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نَماز ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحت نَماز ہے مریضوں کو پیغامِ صِحّت نَماز

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسجد کا کبوتر

جنّتی ابنِ جنّتی، صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی عبادات کی بھی کیا ہی بات ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے راتوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک رات کھڑے ہو کر عبادت کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، ایک رات رُکوع میں گزار دیتے، حتی کہ صبح فجر کا وقت ہو جاتا جبکہ ایک رات حالتِ سجدہ میں یوں گزارتے کہ صبح ہو جاتی۔ (اُسد الغابہ، 3/245) کسی نے آپ کی امی جان حضرتِ بی بی اَسما رضی اللہ عنہا سے آپ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے کی اکثر راتیں قیام (یعنی عبادت) میں جبکہ دن روزے میں کٹتے تھے، اِسی وجہ سے انہیں حَمَامُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد کا کبوتر) کہا جانے لگا۔

(حلیۃ الاولیاء، 1/411، رقم:1183)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! کاش! صحابیِ رسول حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی عبادات اور نماز میں خشوع و خضوع کا ہمیں بھی کوئی ذرّہ نصیب ہو جائے، اَفسوس! ہمارا عبادت میں دِل لگتا ہے نہ تِلاوت میں، بَس جیسے تیسے نماز پڑھی اور واپس آ گئے، ہمیں نماز میں کیسے خشوع و خضوع ملے کہ ہمارے تو کاروبار کے حساب کتاب اور دیگر مصروفیات کے شیڈول بھی نماز میں بَن رہے ہوتے ہیں، یقیناً نماز پڑھنے سے پہلے نماز کے لئے تیاری کرنی ہو گی لہٰذا حتَّی المقدور ذہن کو دُنیاوی خیالات سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ پاک ہمیں دِل لگا کر اپنی عبادت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اپنی عبادت کی لذّت عطا کرے۔

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دل کو لگا دے

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا میں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش، ص114)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آستانۂ عرش نشان میں بار بار حاضری

حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ظاہری زندگی مبارک کے 8 سال چار ماہ پائے اس دوران آپ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میں حاضر ہوتے رہتے تھے کیونکہ آپ (ایک طرح سے) حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی آلِ پاک میں سے تھے لہٰذا آپ اپنی خالہ جان حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں (بکثرت) آتے جاتے رہتے تھے۔ مُسلمانوں کی امی جان حضرتِ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بعد اپنے والدِ محترم حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اِن کے بعد حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی سے محبت نہ فرماتی تھیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/465-460)

آپ رضی اللہ عنہ نہایت فصیح و بلیغ تھے، اِسی وجہ سے آپ کا شمار قبیلۂ قُریش کے نمایاں خُطبا میں ہوا کرتا تھا۔ (تاریخ ابن عساکر، 28/179) آپ رضی اللہ عنہ کی آواز مبارک گرج دار اور بُلند تھی، یہاں تک کہ آپ جب خطبہ اِرشاد فرماتے اور آواز پہاڑوں سے ٹکرا کر لوٹتی تو یوں معلوم ہوتا پہاڑ ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ داڑھی مبارک میں پیلا خِضاب لگاتے تھے، جبکہ زلفیں کانوں سے ڈَھلک کر گردن کو چھونے لگ جاتی تھیں۔

(سیر اعلام النبلاء، 4/465)

زُلفیں سجائیے

پیارے نبی کے پیارے دیوانو! آپ نے دیکھا؟ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے زُلفیں سجائی ہوئی تھیں کیونکہ زُلفیں سجانا ہمارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بڑی پیاری سنت ہے، ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک زلفیں کبھی آدھے کان مبارک تک، تو کبھی کان مبارک کی لَو تک، اور بعض اَوقات بڑھ جاتیں تو مبارک

کندھوں کو چومنے لگتیں، ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں، کندھوں کو چھونے کی حد تک زلفیں بڑھانے والی سُنت کی ادائیگی عموماً نفس پر زیادہ بھاری ہوتی ہے مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سنّت ادا کرلینی چاہیئے، البتہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی لمبائی خوب نمایاں ہو جاتی ہے لہٰذا جن دِنوں بڑھائیں اُن دِنوں غسل کے بعد کنگھی کرکے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جارہے۔ فلمی اداکاروں کی نقّالی کرنے کی بجائے ہمیں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ سنت میں ہی عظمت و نجات ہے۔

سُنّتوں سے بھائی رشتہ جوڑ تُو نِت نئے فیشن سے منہ کو موڑ تُو

(وسائلِ بخشش، ص715)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کعبۂ مشرفہ کا طواف کرنے والی جنّ عورتیں

حضرتِ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حَرم شریف میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چند عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہی ہیں۔ انہوں نے مجھے تعجب و حیرانی میں ڈال دیا (کیونکہ وہ عام عورتوں کی طرح نہیں تھیں)۔ جب وہ عورتیں طواف سے فارغ ہوئیں تو باہر نکل گئیں۔ میں نے دِل میں کہا میں اِن کے پیچھے جاؤں تاکہ میں اِن کے گھر دیکھ لوں۔ وہ چلتی رہیں یہاں تک کہ ایک دشوار گزار گھاٹی میں پہنچیں پھر اس گھاٹی پر چڑھ گئیں۔ میں بھی اُن کے پیچھے پیچھے اُس پر چڑھ گیا پھر وہ اُس سے اُتریں تو میں بھی نیچے

www.dawateislami.net

اُتر گیا پھر وہ ایک ویران جنگل میں داخل ہوئیں تو میں بھی اُن کے پیچھے داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کچھ بڑی عمر کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا: ”اے ابنِ زبیر رضی اللہ عنہ! آپ یہاں کیسے آ گئے؟“ میں نے جواب دینے کے بجائے اُن سے سوال کر دیا: ”آپ لوگ کون ہیں؟“ انہوں نے کہا: ”ہم جنّات ہیں۔“ میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تو انہوں نے مجھے تعجب میں ڈال دیا یعنی وہ مجھے انسان کے سوا کوئی اور مخلوق معلوم ہوئیں چنانچہ میں اُن کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اِس جگہ پہنچ گیا۔ انہوں نے کہا: ”یہ ہماری عورتیں (یعنی جنات میں سے) تھیں، اے ابنِ زبیر رضی اللہ عنہ! آپ کیا پسند کریں گے؟“ میں نے کہا: ”پکی ہوئی تازہ کھجوریں کھانے کو دِل چاہ رہا ہے۔“ حالانکہ اُس وقت مکۂ پاک میں تازہ کھجور کا کہیں نام ونشان نہ تھا۔ لیکن وہ میرے پاس پکی ہوئی تازہ کھجور لے آئے۔ جب میں کھا چکا تو انہوں نے مجھ سے کہا: ”جو باقی بچ گئی ہیں اِن کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔“ حضرتِ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے وہ بچی ہوئی کھجوریں اُٹھائیں اور گھر واپس آ گیا۔ (لقط المرجان فی احکام الجان، ص 247)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا شمار بڑے بہادر اور طاقتور صحابۂ کرام علیہم الرّضوان میں سے ہوتا ہے جیسا کہ اَبھی آپ نے جنّات سے ملاقات کا واقعہ پڑھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اُن جنّات سے بالکل نہیں ڈرے اِسی طرح آپ نے ایک ایسے بادشاہ کو قتل کیا جس کا گمان یہ تھا کہ وہ اپنے زمانے کا سب سے بڑا بہادر ہے۔

(دین ودُنیا کی انوکھی باتیں، 1/499)

وہ شیر ہیں

حضرتِ ابنِ اَبی مُلَیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما

www.dawateislami.net

مسلسل 7 دِن تک روزہ رکھتے اس کے باوجود ساتویں دِن ہم سے زیادہ طاقتور ہوتے گویا وہ شیر ہیں۔(اخبارِ مکہ للفاکہی، 2/364، رقم:1665)

100 زبانوں میں گفتگو

حضرتِ عمر بن قَیس رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے کہ حضرتِ عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہما کے 100 غلام تھے۔ ہر غلام مختلف زبان میں بات کرتا تھا اور آپ بھی ہر غلام سے اُسی کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے۔(مستدرک، 4/711، حدیث:6391)

حج کا خُطبہ

محمد بن عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہما نے حج کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا، مَیں بھی اُس خطبے میں موجود تھا۔ آپ رضی اللہُ عنہ 8 ذوالحجہ سے ایک دن پہلے اِحرام کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے اور اِتنے خوبصورت اَنداز میں تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ ؕ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ؕ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ؕ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ ؕ لَا شَرِیْکَ لَکَ ؕ) پڑھا کہ میں نے اِس جیسا تَلْبِیَہ کبھی نہیں سنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ پاک کی حمد وثنا (یعنی تعریف) بیان کی اور فرمایا: "بے شک تم لوگ مختلف مقامات سے وُفود (Groups) کی حالت میں بَیْتُ اللہ کی طرف آئے ہو۔ اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ اپنے وُفود کا اِکرام کرے۔ لہٰذا جو اللہ پاک سے خیر و بھلائی طلب کرنے آیا ہے تو وہ جان لے کہ اللہ پاک کا طالب نامراد نہیں لَوٹتا۔ تم اپنے اقوال کی اَفعال سے تصدیق کرو کیونکہ قول کا اَصل سرچشمہ فعل اور نیت ہے دِل کی نیت ہی حقیقت ہے۔(یعنی تم جو کہتے ہو اُس پر عمل بھی کرو کیونکہ عمل اور نیت ہی اَصل بات ہے) تم ان دِنوں (یعنی حج کے دِنوں) میں اللہ پاک کا خوب ذِکر کرو کہ اِن دِنوں میں گناہ بخشے جاتے ہیں۔ تم لوگ مختلف مقامات سے آئے ہو اور تمہارے

www.dawateislami.net

آنے کا مقصد تجارت (Bussiness) کرنا، مال کمانا یا دُنیا حاصل کرنا نہیں ہے۔" پھر آپ رضی اللہُ عنہ نے تَلْبِیَہ پڑھا تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تَلْبِیَہ پڑھا اور میں نے حضرت عبدُاللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہما کو اُس دن سے زیادہ کسی دن روتے نہیں دیکھا۔

(مجمع الزوائد، 3/555، حدیث:5535)

یا الٰہی حج کروں تیری رِضا کے واسطے کر قبول اِس کو محمد مصطفٰے کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف پر ریشمی غلاف

خانۂ کعبہ شریف پر سب سے پہلے ریشمی غِلاف آپ رضی اللہُ عنہ نے تعظیمِ کعبہ کی خاطر چڑھایا۔ اِسی طرح آپ رضی اللہُ عنہ کعبۃُ اللہ شریف کو خوب خوشبو لگاتے یہاں تک کہ حرم کے اَطراف مُعَطَّر و مُعَنْبَر ہو جایا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/467)

(خانۂ کعبہ اور غلافِ کعبہ وغیرہ پر اَب بھی لوگ کافی خوشبو لگاتے ہیں لہٰذا اِحرام کی حالت میں خانۂ کعبہ اور غلافِ کعبہ کو چُھونے سے احتیاط کیجئے نیز حج و عُمرے کے مسائل جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب رفیق المعتمرین اور رفیق الحرمین ضرور پڑھئے۔)

تیرتے ہوئے طواف مکمل کیا

حضرت عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے عبادت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے یہاں تک کہ دیگر لوگ عاجز آجاتے چنانچہ ایک مرتبہ مکۂ پاک میں گھنگھور گھٹا چھائی اور خُوب بارش بَرسی، پہاڑوں سے برساتی نالہ بہتا ہوا بیتُ اللہ شریف کے آس پاس جمع ہو گیا، یہاں تک کہ لوگوں کے لئے چلنا پھرنا اور طواف کرنا مشکل ہو گیا۔ اُس وقت آپ رضی اللہُ عنہ نے تیرنا شروع کر دیا اور تیرتے ہوئے اپنا طواف مکمل کیا۔

(موسوعہ ابنِ ابی الدنیا، 8/423)

www.dawateislami.net

دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطفٰے

حدیثِ پاک کی روایت

حضرت عباس بن سَہْل بن سَعْد اَنصاری رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہما نے مکۂ پاک کے منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو دوسری کی تمنا کرے گا اور اگر دوسری مل جائے تو تیسری کا طلبگار رہے گا اور انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ پاک اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری، 4/229، حدیث: 6438)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کا مال سراسر وَبال ہے، مالدار لوگ دُنیا میں بھی طرح طرح کی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں، کبھی دشمن کا خطرہ تو کبھی جان چلی جانے کا خوف، کبھی بال بچوں کے اِغوا کا ڈر تو کبھی ٹیکسز کے کیسز، مال کی کثرت کی طلب کی بجائے حُسنِ اعمال کی کثرت ہو جائے تو کیا بات ہے کیونکہ قبر میں صِرف نیک اعمال ہی کام آئیں گے باقی بینک بیلنس، سونے چاندی کے زیورات، کاروبار، نئی گاڑیاں، بہترین لباس وغیرہ سب یہیں کے یہیں رہ جائیں گے، کاش! مال سے دِل لگانے کے بجائے ربِّ ذوالجلال کی یاد دِل میں بَس جائے پھر تو اِن شاءَ اللہُ الکریم اپنا بیڑا ہی پار ہے۔

تاج و تخت و حکومت مت دے کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ یا اللہ مری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص123)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک بیان کرتے ہوئے خوف

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اپنے والدِ محترم حضرت زُبَیْر بن عوام رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ابا جان! میں آپ کو اُس طرح کثرت سے حدیثیں سناتے ہوئے نہیں دیکھتا جس طرح فُلاں فُلاں صحابہ کرام علیہم الرّضوان حدیثیں سنایا کرتے ہیں تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کبھی کسی موقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جُدا تو نہیں ہوا مگر میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو مجھ پر جُھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (بخاری، 1/57، حدیث: 107، منتخب حدیثیں، ص 111)

شیخ الحدیث حضرتِ علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ میں اِس وَعید کے خوف سے حدیثوں کو بیان کرنے میں بہت احتیاط کرتا ہوں اور صرف اُنہی حدیثوں کو سناتا ہوں جو مجھے اچھی طرح یاد ہیں اور جن کے بارے میں پورے وُثوق (یعنی اعتماد) اور یقین کے ساتھ میں جانتا ہوں کہ یہ فرمانِ رسول ہیں۔ باقی دوسرے صحابہ جو مجھ سے زیادہ حدیثیں بیان کرتے ہیں چونکہ وہ مجھ سے زیادہ حدیثوں کو یاد کئے ہوئے ہیں اس لیے وہ مجھ سے زیادہ تعداد میں حدیثیں سنایا کرتے ہیں۔

(منتخب حدیثیں، ص 111)

شہادت کا واقعہ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سچ بولنے والے، حق کی خاطر لڑنے والے اور بے مثال تلوار چلانے والے تھے، چنانچہ یزید پلید نے جب آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت لینی چاہی تو آپ نے اُس کے خط کو پھینک دیا اور فرمایا: میں ناحق مُطالَبے کو پورا کرنے کے لئے معمولی نرمی بھی اختیار نہیں کروں گا۔ 64 ہجری میں آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت کا اعلان فرمایا،

www.dawateislami.net

73 ہجری میں عبد الملک بن مروان نے اقتدار سنبھال کر اپنی بیعت کا اعلان کیا اور بنواُمیہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف کو ایک لشکر کا امیر مقرر کرکے مکۂ پاک کی جانب روانہ کیا۔ بدبخت حجاج نے "ابو قُبَیس" پہاڑ پر چڑھ کر مَنْجَنِیْق (پتھر پھینکنے والی توپ) کے ذریعے آپ رضی اللہُ عنہ اور آپ کے اصحاب پر پتھر برسائے۔ ہمت و قوت والے صحابیِ رسول رضی اللہُ عنہ نے اُس ظالم کی فوجوں کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک پتھر آپ کے مبارک سر پر آکر لگا تو آپ رضی اللہُ عنہ زمین پر تشریف لے آئے۔ دشمن نے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہُ عنہ کو بڑی بے دَردی کے ساتھ شہید کر دیا۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/407-408، رقم:1170)

صابِرہ و شاکِرہ ماں

جنّتی صحابیہ حضرتِ بی بی اسماء رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے پیارے مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو اِرشاد فرماتے سُنا کہ "بے شک قبیلہ ثقیف میں ایک بہت بڑا ظالم ہو گا۔"

(معجم کبیر، 24/100، حدیث:271، مستدرک علی الصحیحین، 4/716، حدیث:6397)

امام شرفُ الدّین نووی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: علمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا اِس بات پر اجماع (یعنی اتفاق) ہے کہ حدیث مبارَکہ میں ظالم سے مُراد حَجاج بن یوسف ہے۔

(شرح مسلم للنووی، 8/100، ج:16)

صابِرہ و شاکِرہ ماں کو جب اپنے شہزادے کی شہادت کی خبر ملی تو رِضائے مولیٰ پر راضی رہتے ہوئے فرمایا: میں چاہتی ہوں کہ مجھے اُس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبد اللہ رضی اللہُ عنہ کو میرے حوالے نہ کر دیا جائے۔ انہیں غسل دیا جائے۔ خوشبو لگا کر کفن پہنایا جائے اور پھر دفن کر دیا جائے۔ کچھ ہی دیر بعد عبد الملک کا خط آیا کہ حضرتِ عبد اللہ رضی اللہُ عنہ کی مبارک میّت اُن کے گھر والوں کے حوالے کر دی جائے۔ انہیں حضرتِ بی بی اَسما

رضی اللہ عنہا کے پاس لایا گیا پھر غسل دے کر پاک وصاف کر کے خوشبو لگا کر دفن کر دیا گیا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، 16/122، حدیث: 31318) حضرتِ ایوب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرتِ بی بی اسما رضی اللہ عنہا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد صِرف تین دن زندہ رہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/68، حدیث: 1503) ایک قول کے مطابق مکۂ پاک کے قبرستان میں ماں بیٹے دونوں کی مبارک قبریں ایک دوسرے کے برابر بنی ہوئی ہیں۔ (جنتی زیور، ص528) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، 330)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرس

پہلا مُہاجِر بچّہ	1	رِزق میں برکت اور غم دُور کرنے کا بہترین وظیفہ	7
ناناجان کے نام پر نام اور کنیت	2	مسجد کا کبوتر	8
عالی شان گھرانہ	3	کعبۂ مشرفہ کا طواف کرنے والی جِنّ عورتیں	10
شانِ عبداللہ بن زبیر بزبانِ اہلِ بیت	3	100 زبانوں میں گفتگو	12
خالہ جان کی بھانجے سے کنیت	4	حج کا خُطبہ	12
نماز میں یکسوئی	5	کعبہ شریف پر ریشمی غلاف	13
منجنیق پتّھر برساتی مگر نماز میں فرق نہ پڑتا	5	تیرتے ہوئے طواف مکمل کیا	13
جیسے کوئی لکڑی ہو	6	حدیثِ پاک بیان کرتے ہوئے خوف	15
بے مثال سخی، نمازی	6	شہادت کا واقعہ	15
خُشُوع کی تعریف	7	صابِرہ وشاکِرہ ماں	16

www.dawateislami.net

بے مثال سخی، نمازی

حضرتِ ابنِ اَبی مُلیکہ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ”تمہارے دِل میں حضرتِ عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما کی اِتنی زیادہ محبت کی کیا وجہ ہے؟“ میں نے عرض کی: ”اگر آپ اُنہیں دیکھ لیتے تو اُن کی طرح اللہ پاک سے مُناجات کرنے والا، اُن کی طرح نماز پڑھنے والا، اللہ پاک کی ذات کے بارے میں اِس قدر مضبوط اور اُن سے زیادہ سخی کسی کو نہ پاتے۔

(مستدرک، 4/711، حدیث:6392)

978-969-722-256-8
81082259

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net